اے خالق اکبرؑ تیرا سجدہ ہے ضروری تو نے علی اکبرؑ کے خدوخال تراشے

(شہزادہ شبیہہ رسول ﷺ) بشکل پیغمبر

دیار حُسن کا بے مثل پیشواَ اکبرؑ   ہر اک نماز میں شبیرؑ کی دعا اکبرؑ
دُعائیں کرتے تھے شبیرؑ ہر نماز کے بعد   میرے خدا یا کرم کی اب انتہا کردے
ترستا رہتا ہوں نانا کی میں زیارت کو   الٰہی مجھ کو شبیہہ نبی ﷺ عطا کردے
خدا کی حضرت شبیرؑ پر عطا اکبرؑ

ہوا نزول جو مولاؑ کے گھر میں اکبرؑ کا   فرشتے عرش کے فرش پر زمین پر آنے لگے
جناب حضرت جبرائیلؑ شوق سے آ کر   رسول ﷺ حق کی طرح لوریاں سنانے لگے
کہ اُن کو لگتے تھے چھوٹے مصطفیٰ ﷺ اکبرؑ

جناب عالیہؑ نے آ کے جب مبارکباد دی   تو شہہؑ نے بیٹا ہی ان کی رِدا میں ڈال دیا
نبی ﷺ کو جس طرح بنتِ اسد نے پالا تھا   رسول ﷺ زادی نے اکبرؑ کو ویسے پال دیا
جوان کردیا مولاؑ کا لاڈلہ اکبرؑ

اذن جہاد کا اکبرؑ نے آ کے مانگ لیا   تو انا للّٰہ حُسینؑ عظیم پڑھنے گے
تمام خیموں میں کُہرام ہوگیا برپا   یوں بین دشت میں اہلِ حجاب کرنے لگے
ناجانے کس طرح شہہؑ سے وداع ہوا اکبرؑ

کسی شریفہ نے والیل زلف کو چُوما   کسی ضعیفہ نے صدقہ دیا جوانی کا
کسی نے دُور سے الحافظ الحفیظ کہا   کسی نحیفہ نے بُوسہ لیا پیشانی کا
کچھ ایسے حال سے خیام سے چلا اکبرؑ

دکھائی جنگ جو اکبرؑ نے مرتضٰی کی طرح کسی لعین نے سینے میں مار دی برچھی
بیان کرسکے اتنی قلم میں تاب کہاں کہ مصطفٰی کے جگر سے گزار گی برچھی
فلک سے دشت میں گھوڑے سے گر پڑا اکبرؑ

علیؑ کے لعل پر جو برچھی نکالنے پہنچے تو سانس عالم انسانیت کا رکنے لگا
ذرا سی کھینچی جو مظلومؑ نے اَنی لوگو بدن پسر کا بھی خاک شفا سے اُٹھنے لگا
پدر کے سامنے دنیا سے اُٹھ گیا اکبرؑ

غریب کربلا توقیر رو کے کہتے تھے تمہاری بہن کا قاصد وطن سے آیا ہے
لکھی ہے جینے کی خط میں دعائیں دُکھیا نے بہت اُداس ہے اس نے تمہیں بُلایا ہے
کہوں میں قاصدِ دُکیا اُجڑی سے کیا بتا اکبر

(توقیر صاحب)